خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ
3- مئی 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 99 بدھ-3 ذوالحجہ-1415ھ' 3 ہجرت 1374 ہش' 3 مئی 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اصل یہ ہے کہ ولی اللہ بننا ہی مشکل ہے بلکہ اس مقام کا سمجھنا ہی دشوار ہوتا ہے کہ یہ کس حالت میں کہا جاوے گا کہ وہ خدا کا ولی ہے۔ انسان انسان کے ساتھ ظاہر داری میں خوشامد کر سکتا ہے اور اس کو خوش کر سکتا ہے خواہ دل میں ان باتوں کا کچھ بھی اثر نہ ہو۔ ایک شخص کو خیر خواہ کہہ سکتے ہیں مگر حقیقت میں معلوم نہیں ہوتا کہ وہ خیر خواہ ہے یا کیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ تو خوب جانتا ہے کہ اس کی اطاعت و محبت کس رنگ سے ہے پس اللہ تعالیٰ کے ساتھ فریب اور دغا نہیں ہو سکتا۔ کوئی اس کو دھوکا نہیں دے سکتا۔ جب تک سچے اخلاص اور پوری وفاداری کے ساتھ یک رنگ ہو کر خدا تعالیٰ کا نہ بن جاوے کچھ فائدہ نہیں۔

یاد رکھو اللہ تعالیٰ کا اجتبا اور اصطفا فطرتی جوہر سے ہوتا ہے۔ ممکن ہے گزشتہ زندگی میں وہ کوئی صغائر یا کبائر رکھتا ہو لیکن جب اللہ تعالیٰ سے اس کا سچا تعلق ہو جاوے تو وہ کل خطائیں بخش دیتا ہے اور پھر اس کو کبھی شرمندہ نہیں کرتا نہ اس دنیا میں اور نہ آخرت میں۔ یہ کس قدر احسان اللہ تعالیٰ کا ہے کہ جب وہ ایک دفعہ درگزر کرتا اور عفو فرماتا ہے پھر اس کا کبھی ذکر ہی نہیں کرتا۔ اس کی پردہ پوشی فرماتا ہے۔ پھر باوجود ایسے احسانوں اور فضلوں کے بھی اگر وہ منافقانہ زندگی بسر کرے تو پھر سخت بدقسمتی اور شامت ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۹۵)

جھگڑا کرنے والوں میں تقویٰ اور سچائی کی کمی ہوتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

جب ہم معاشرہ پر نگاہ ڈالتے ہیں تو بے انتہاء بیماریاں اور دکھ اور تکلیفیں نظر آتی ہیں۔ اس وقت دو تین بنیادی باتوں کی طرف میں جماعت احمدیہ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ وہ اپنی فکر کریں ورنہ دنیا اور آخرت دونوں میں شدید نقصان اٹھائیں گے۔

جائیدادوں کی تقسیم کے جھگڑے ہیں۔ مالی لین دین کے جھگڑے ہیں۔ دو دوست شریک ہو جاتے ہیں بڑی محبت اور خوشی کے ساتھ آپس میں پیسے ڈال لیتے ہیں کہ چلو مل کر کام کریں۔ چند دن تک بڑا پیارا ماحول رہتا ہے پھر کچھ دیر کے بعد اختلافات شروع ہو جاتے ہیں۔ پھر بدظنیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ اچھا اب الگ ہو جاؤ۔ الگ تو ہو جاتے ہیں لیکن شروع میں اعتماد کا جو دور تھا وہ ان کے لئے مصیبت بن جاتا ہے۔ قرآن کریم تو فرماتا ہے چھوٹی بات ہو یا بڑی بات ہو مالی لین دین (۔) لکھ لیا کرو۔ اس بات کو وہ بھلا دیتے ہیں اور ظاہری اعتماد جو شروع کا چلتا ہے اور بڑا پاکیزہ ماحول اور بھائی بہن بن جاتے ہیں 'گھروں میں آنے جانے شروع ہو گئے' جی کہ مشترکہ کام شروع ہو گیا ہے اور (کلام الٰہی) کی اس ہدایت کو لین دین کو لکھ لیا کرو عملاً تخفیف کی نظر سے دیکھ رہے ہوتے ہیں زبانی باتوں پر چلتے ہیں جب اختلاف شروع ہوتے ہیں تو ساری زبانی باتیں تو بھول چکی ہوتی ہیں یا ایک شخص کو عمداً جھوٹ بولنے کا موقع مل جاتا ہے اور معاشرہ میں بہت بڑی مصیبت پیدا ہو جاتی ہے۔ علیحدہ ہو رہے ہیں لیکن کوئی حساب کتاب نہیں۔ کوئی کہتا ہے تم نے یوں کر لیا تھا کوئی کہتا تم نے یوں کر لیا تھا۔ کوئی کہتا ہے تم نے زیادہ فائدے اٹھائے

باقی صفحہ ۷ پر

محترم علی حیدر راویل صاحب مربی سلسلہ وفات پاگئے

نہایت افسوس سے احباب جماعت کو اطلاع دی جاتی ہے کہ محترم علی حیدر راویل صاحب مربی سلسلہ مورخہ ۹۵-۴-۳۰ کو کینیڈا میں کار کے ایک حادثہ میں، بقضائے الٰہی اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ (ہم سب اللہ کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں)

آپ نے ۷۲-۵-۲ کو جامعہ احمدیہ کی شاہد کلاس پاس کی۔ اور ۲۳ سال خدمت دین کی توفیق پائی۔ اس عرصہ میں آپ کو پاکستان کے علاوہ غانا میں چار سال۔ کینیڈا میں تین سال اور گیمبیا میں دو سال خدمت کی توفیق نصیب ہوئی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۵۴ سال تھی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے موصوف کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

(وکالت تبشیر)

درخواست دعا

○ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب رقم فرماتے ہیں۔
مکرم منیر احمد قریشی صاحب کو گزشتہ روز دل کا شدید دورہ پڑا حرکت رک گئی۔ ان کے ڈاکٹر بیٹے نے سینے پر ضرب لگا کر دل کو رواں کر دیا مگر ضرب سے پسلیوں میں کریک آگیا۔ جس سے درد بہت ہے احباب سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
مکرم منیر احمد قریشی صاحب حضرت پیر افتخار احمد صاحب کے نواسے ہیں۔

حسن کارکردگی زعماء اعلیٰ
زعماء مجالس انصار اللہ

○ سال ۱۹۹۴ء / ۱۳۷۳ ہش میں زعماء اعلیٰ اور زعماء مقامی مجلس انصار اللہ پاکستان حسن کارکردگی کے لحاظ سے "علم انعامی" کی حقدار اور پہلی دس مجالس کی حسب ذیل فہرست حضرت صاحب کی خدمت میں منظوری کے لئے بھجوائی گئی تھی۔ جسے آپ نے منظور فرمایا ہے۔
اللہ تعالیٰ ان سب مجالس کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے۔

۱۔ مجلس انصار اللہ ربوہ اول اور علم انعامی کی حقدار
۲۔ مجلس انصار اللہ مارٹن روڈ کراچی۔ دوم
۳۔ مجلس انصار اللہ کریم نگر فیصل آباد۔ سوم
۴۔ مجلس انصار اللہ اسلام آباد شمالی۔ چہارم
۵۔ مجلس انصار اللہ بیت التوحید لاہور۔ پنجم
۶۔ مجلس انصار اللہ دار الذکر فیصل آباد۔ ششم
۷۔ مجلس انصار اللہ اسلام آباد شرقی۔ ہفتم
۸۔ مجلس انصار اللہ مغلپورہ لاہور۔ ہشتم
۹۔ مجلس انصار اللہ عزیز آباد ضلع راجن پور۔ نہم
۱۰۔ مجلس انصار اللہ داجل ضلع راجن پور۔ دہم

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ پاکستان)

ابدال وہ لوگ ہوتے ہیں جو اپنے اندر پاک تبدیلی کرتے ہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی ۔ ربوہ	قیمت دو روپیہ

3۔ ہجرت ۱۳۷۴ ھش   3 ۔ مئی ۱۹۹۵ء

استطاعت ۔ تقویٰ

انسان کی حالت بدلتی رہتی ہے کبھی اس کا ایمان کم ہو جاتا ہے کبھی زیادہ کبھی اس کا اخلاص بڑھ جاتا ہے کبھی کم ہو جاتا ہے۔ کبھی اس کا تقویٰ آگے نکل جاتا ہے۔ کبھی پیچھے رہ جاتا ہے۔ اگر کوئی چیز ایسی ہو جو بدل نہ سکے یا کبھی بدلتی نہ ہو تو اس کے لئے تو کوشش کرنا سعیٔ لاحاصل ہے جب وہ کم بھی نہیں ہو سکتی اور بڑھ بھی نہیں سکتی تو کوشش کس لئے کی جائے۔ لیکن جو چیزیں کم بھی ہو سکتی ہیں اور بڑھ بھی سکتی ہیں ان کے لئے انسان کو ہمیشہ دعا کرتے رہنا چاہئے۔ جس چیز کا کم ہونا مفید ہے اس کی کمی کے لئے دعا کی جائے۔ جس کا زیادہ ہونا مفید ہے اس کے زیادہ ہونے کی دعا کی جائے اور حقیقت یہ ہے کہ استطاعت اسی کا نام ہے کہ کسی وقت کسی شخص میں کسی بات کی کیا کیفیت پائی جاتی ہے۔ استطاعت کو زندگی کے مختلف پہلوؤں پر پھیلا کر دیکھا جائے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ کسی چیز میں استطاعت کم ہے اور کسی میں زیادہ۔ لیکن استطاعت ایک ایسی چیز ہے جسے ہمیشہ بڑھایا جا سکتا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:۔

"اپنی استطاعت کے مطابق تقویٰ اختیار کرو۔ اس کے بغیر تمہاری سب قربانیاں ضائع جائیں گی۔ اگر تقویٰ کا معیار تم نے استطاعت کے مطابق نہ بڑھایا تو تمہارا باقی نیکیوں کے میدان میں آگے بڑھنے کا کوئی سوال باقی نہیں رہے گا۔ کیونکہ قبول وہی ہوتا ہے جو تقویٰ کے دائرے میں ہو۔ عجیب کلام ہے اپنے تقویٰ کو اپنی استطاعت کے مطابق کرو۔ ہر شخص کو تقویٰ کی ایک استطاعت میسر ہوتی ہے۔ بعضوں کو کم۔ بعضوں کو زیادہ۔ اس کے مطابق تقویٰ کو بڑھاؤ۔ پھر سنو اور اطاعت کرو۔ اگر استطاعت کے مطابق تقویٰ بڑھا لو گے۔ تو پھر جو کچھ خرچ کرو گے وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اور جو شخص بھی نفس کی کنجوسی سے بچایا جائے تو یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔"

حضرت صاحب نے اپنے اس ارشاد میں تقویٰ کو اپنی استطاعت کے مطابق رکھنے کی تلقین فرمائی ہے۔ جیسا کہ ہم نے پہلے کہا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہماری استطاعت بھی ایسی چیز ہے جو حالات کے بدلنے سے بدل جاتی ہے۔ مثلاً ایک شخص کی آمدنی ایک ہزار روپیہ ہے۔ اس کی استطاعت کو ایک ہزار ہی کے مطابق سمجھا جائے گا۔ لیکن جب اس کی آمدنی ایک ہزار روپے سے بڑھ کر دس ہزار روپیہ ہو جاتی ہے تو وہ اپنی استطاعت کو ایک ہزار روپیہ کی حد تک نہیں رکھ سکتا۔ کیونکہ اس وقت اس کی استطاعت یقیناً دس گنا بڑھ چکی ہے۔ اگر وہ اپنے تقویٰ کو ایک ہزار روپے کی استطاعت کے مطابق رکھے تو یہ ہرگز قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ اس کا فرض ہے جوں جوں استطاعت بڑھتی ہے اپنے تقویٰ کو بڑھائے۔

رہتے ہو جو شیشے کے محلکوں میں رہو تم
جس ہاتھ میں پتھر ہیں اسے کچھ نہ کہو تم
لڑنا ہے تو گرداب کی موجوں سے لپٹ جاؤ
اور پار اترنا ہے تو دھارے پہ بہو تم

ابوالاقبال

ہمسفری پر یوں نہ مچل
منزل تک چلنا ہے تو چل

برف کے گالے ہاتھ میں لے
سورج بھی جائے گا پگھل

کرنیں پھیلی ہیں ہر سمت
نیند سے جاگ اور آنکھیں مل

پھولوں کی خوشبو ہے تیز
باغ کا باغ نہ جائے جل

بارش بارش بادہ بادہ
کاندھے پر لٹکا چھاگل

پھول اور کانٹے رنگ آمیز
کونپل کونپل ہے نرمل

میری خاموشی کا راز
آوازوں کا اک جنگل

آنکھیں خشک ہیں اور نسیم
میرے گھر میں ہے جل تھل

نسیم سیفی

۸۵۔۴۔۲۶

اللہ تعالیٰ کی ذات تمام خوبیوں کا سرچشمہ ہے

وہ (خدا) مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامد حقہ کا اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا. اور جامع ہے تمام طاقتوں کا اور مبداء ہے تمام فیضوں کا اور مرجع ہے ہر ایک شی کا اور مالک ہے ہر ایک ملک کا اور متصف ہے ہر ایک کمال سے اور منزہ ہے ہر ایک عیب اور ضعف سے اور مخصوص ہے اس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اسی کی عبادت کریں اور اس کے آگے کوئی بات بھی ان ہونی نہیں۔

دیکھو دنیا ایک فانی چیز ہے مگر اس کی لذت بھی اسی کو ملتی ہے جو اس کو خدا کے واسطے چھوڑتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کا مقرب ہوتا ہے خدا تعالیٰ دنیا میں اس کے لئے قبولیت پھیلا دیتا ہے۔ یہ وہی قبولیت ہے جس کے لئے دنیادار ہزاروں کوششیں کرتے ہیں کہ کسی طرح کوئی خطاب مل جاوے یا کسی عزت کی جگہ یا دربار میں کرسی ملے اور کرسی نشینوں میں نام لکھا جاوے۔ غرض تمام دنیوی عزتیں اسی کو دی جاتی ہیں اور ہر دل میں اسی کی عظمت اور قبولیت ڈال دی جاتی ہے جو خدا تعالیٰ کے لئے سب کچھ چھوڑنے اور کھونے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

اے بریدہ امیدہا زِ خدا
توبہ کُن از فسادِ خود باز آ

اے وہ شخص جس نے اپنی امیدیں خدا سے توڑلی ہیں توبہ کر اور اپنے اس فساد سے باز آجا

عیشِ دنیائے دُوں دمے چند است
آخرش کار با خداوند است

اس ذلیل دنیا کا عیش تو تھوڑی سی دیر کی چیز ہے آخر کار خدا سے ہی واسطہ پڑتا ہے

ترک کُن کین و کبر و ناز و دلال
تا نہ کارت کشد بسوئے ضلال

دشمنی تکبر اور ناز نخرہ کو ترک کردے۔ تاکہ تیرا خاتمہ گمراہی پر نہ ہو

چوں ازیں دام گہ ببندی بار
باز نائی دریں بلاد و دیار

جب تو اس شکار گاہ سے اپنا بوریا بستر باندھ لے گا۔ تو پھر تو ان ملکوں اور شہروں میں واپس نہیں آئے گا

اے زِ دیں بے خبر بخور غمِ دیں
کہ نجاتت معلق است بدیں

اے دین سے بے خبر انسان۔ دین کا غم کھا۔ کیونکہ تیری نجات دین سے ہی وابستہ ہے

ہاں تغافل مکن ازیں غمِ خویش
کہ ترا کارِ مشکل است بہ پیش

دیکھ اپنے اس غم سے غفلت نہ کریو۔ کہ تجھے مشکل کام درپیش ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ان اشعار میں ہماری توجہ خدا تعالیٰ کی طرف یہ کہہ کر مبذول کرواتے ہیں کہ وہ شخص جس نے خدا تعالیٰ سے اپنی امیدیں توڑدی ہیں اور دوسری طرف دیکھ کر چاہتا ہے کہ وہ اس کا سہارا بنے اور وہ اس کی مرادیں پوری کرے اسے چاہئے کہ وہ توبہ کرے۔ کیونکہ اس کا یہ رویہ اس کے لئے فساد کا باعث ہے یعنی یہ اس کی غلط روش کا نتیجہ ہے۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ یہ دنیا اور اس کا عیش یا اس کی خوشیاں اور مسرتیں تو بالکل تھوڑے سے وقت کے لئے ہیں نہ ہمیشہ اس دنیا میں کوئی رہا ہے نہ کبھی رہے گا۔ نہ کسی کو اس دنیا کا عیش ہمیشہ کے لئے میسر آیا ہے۔ نہ کبھی آئندہ آئے گا۔ ہر شخص نے اس دنیا کو ایک نہ ایک دن چھوڑ دینا ہے۔ اور اس کے بعد کلیۃً اس کا واسطہ خدا تعالیٰ ہی سے پڑتا ہے۔ اس دنیا میں بھی اس کی خوش قسمتی یہی ہے کہ اس کا واسطہ خدا تعالیٰ سے رہے۔ لیکن وہ دنیا کی عیش و عشرت کے پیچھے بھاگتے ہوئے خدا تعالیٰ کو بھول جاتا ہے۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں چونکہ آخر کار اور ہمیشہ کے لئے خدا ہی سے واسطہ پڑتا ہے اس لئے اس دنیا کی عیش و عشرت کی وجہ سے اسے خدا تعالیٰ سے قطع تعلق نہیں کرنا چاہئے۔ انسان کا خاتمہ راست پر صرف اس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ کسی سے دشمنی نہ کرے اس کے دل میں تکبر پیدا نہ ہو اور وہ اپنے آپ کو نازک اندام سمجھتا ہوا ناز و نخرہ بھی نہ کرے۔ کسی سے دشمنی نہیں ہوگی تو اسے اس بات سے راحت ملے گی کہ اس کے حالات بہتر ہیں سب لوگ اس کے دوست ہیں۔ تکبر نہیں کرے گا تو یقیناً اپنے آپ کو سب میں سے ایک سمجھے گا اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے گا۔ اور وہ بھی اس کے ساتھ اچھا سلوک کریں گے۔ یہ ایسی باتیں ہیں جن سے انسان کا خاتمہ گمراہی کی بجائے راست روی پر ہوتا ہے۔

حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ جب تو اس دنیا سے چلا جائے گا تو تجھے معلوم ہونا چاہئے کہ پھر اس جگہ پر واپس نہیں آسکتا۔ گویا کہ یہ دنیا عارضی رہائش گاہ ہے۔ یہاں سے جا کر پھر یہاں آنے کا موقع نہیں مل سکتا۔ ہر وہ شخص جو دین سے بے خبر ہے اسے چاہئے کہ وہ دین کا ہو جائے۔ دین کے لئے کام کرے دین کا غم کھائے اور دین کو بہتر صورت میں دیکھنے سے اسے راحت ملے۔ کیونکہ ایسا کرنا ہی اس شخص کی نجات کا باعث بن سکتا ہے۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ انسان کو یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ مشکل کام درپیش ہے۔ ایسا کرنے سے وہ دین کے غم کو اپنا نہیں سکے گا۔ حالانکہ اسے اپنے اس غم سے غفلت نہیں کرنی چاہئے۔

جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے۔ حضرت صاحب نے ان اشعار میں ہماری توجہ خدا کی طرف مبذول کروائی ہے اور ہم پر یہ بات واضح کی ہے کہ یہ دنیا تو بالکل عارضی سرائے ہے۔ ہمیشہ ہمیش کے لئے واسطہ خدا ہی سے پڑتا ہے اس لئے بہتر یہ ہے کہ ہم اسی کے ہو جائیں اور اس کے دین کی خدمت کر کے اپنی راست روی کے نتیجہ میں اپنے انجام کو بہتر بنالیں۔ اور نجات حاصل کرلیں۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

علمی مسائل

فرماتا ہے:- کیا تجھے ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جو موت سے بچنے کے لئے اپنے گھروں سے ایسی حالت میں نکلے تھے کہ جبکہ وہ ہزاروں کی تعداد میں تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان سے کہا کہ اگر تم موت سے بچنا چاہتے ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ تم مر جاؤ۔ چنانچہ اس موت کے بعد اللہ تعالیٰ نے پھر انہیں زندہ کر دیا۔

یہ لوگ کون تھے جو اپنے گھروں سے موت کے ڈر کی وجہ سے نکلے اور جن کو خدا تعالیٰ نے کہا کہ مر جاؤ اور پھر یہ کون لوگ تھے جنہیں موت کے بعد اللہ تعالیٰ نے حیاتِ نو عطا فرمائی۔ سو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ بنی اسرائیل تھے۔ جو موت کے ڈر کی وجہ سے ملک مصر سے نکلے تھے چنانچہ اس کا ثبوت یہ ہے کہ اس آیت میں جتنی باتیں بیان کی ہیں وہ سب کی سب بنی اسرائیل کے واقعات میں دکھائی دیتی ہیں۔ موت کے ڈر کا ذکر اس آیت میں کیا گیا ہے۔ یعنی اس وقت کو یاد کرو جبکہ ہم نے تم کو فرعون کی قوم سے اس حالت میں نجات دی کہ وہ تمہیں بدترین عذاب دے رہی تھی۔ وہ تمہارے لڑکوں کو قتل کر دیتی تھی اور تمہاری عورتوں کو زندہ رکھتی تھی۔ اور گھروں سے نکلنے کا ذکر یعنی ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ میرے بندوں کو راتوں رات نکال کرلے جا۔ اور میں نے اسے یہ بھی بتا دیا کہ تمہارا پیچھا کیا جائے گا۔

اور وہ ہزاروں تھے والی علامت بھی بنی اسرائیل پر ہی چسپاں ہوتی ہے کیونکہ جب وہ مصر سے نکلے تو اس وقت وہ صرف چند ہزار ہی تھے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ پیدائش باب ۴۶ آیت ۲۷ میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل جب مصر میں آئے تو صرف ۷۰ تھے لیکن تورات ہمیں یہ بھی بتاتی ہے کہ دو سو پندرہ سال کے بعد موسیٰ کے زمانہ میں ان کی تعداد اس قدر بڑھ گئی کہ عورتوں اور بچوں کو نکال کر وہ چھ لاکھ کے قریب پہنچ گئے۔ چنانچہ خروج باب ۱۲ آیت ۳۷ میں لکھا ہے "اور بنی اسرائیل نے رعمسیس سے سکات تک پیدل سفر کیا اور بال بچوں کو چھوڑ کر وہ کوئی چھ لاکھ مرد تھے"۔

اسی طرح گنتی باب ۱ آیت ۴۶ میں ان کی تعداد ۶۰۳۵۵۰ بتائی گئی ہے۔ اگر مردوں کی تعداد کو ملحوظ رکھ کر عورتوں اور بچوں کو بھی شامل کر لیا جائے تو کل تعداد ۲۵ لاکھ کے قریب پہنچ جاتی ہے مگر ۲۱۵ سال کے عرصے میں ۷۰ آدمیوں کا ۲۵ لاکھ تک پہنچ جانا بالکل عقل کے خلاف بات ہے اور پھر واقعہ کے بھی خلاف ہے۔ حضرت موسیٰ نے جب مصر سے کنعان کی طرف ہجرت کی تو وہ چالیس سال تک جنگلوں میں رہے تو کیا ۲۵ لاکھ آدمیوں کی روٹی کا انتظام چالیس سال تک ان جنگلوں میں ہو سکتا تھا بے شک بائبل میں آتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان کے لئے آسمان سے بٹیر اتارے اور زمین میں ترنجبین پیدا کر دی۔ لیکن بائبل کے بیان کے مطابق یہ خوراک سارے عرصہ کے لئے مہیا نہیں ہوئی تھی۔ پھر دوسرے عرصہ میں اتنے آدمیوں کے لئے خوراک کہاں سے لاتے تھے۔ پھر بائبل سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک ایک چشمہ سے پانی بھی پی لیتے تھے۔ اب کیا کوئی عقل تسلیم کر سکتی ہے کہ ایک ایک چشمہ سے ۲۵ لاکھ آدمی سیراب ہو سکتا ہے۔

دراصل اس بیان میں سخت مبالغہ سے کام لیا گیا ہے۔ حقیقت وہی ہے جو قرآن کریم نے بیان کی ہے کہ بنی اسرائیل جو فرعون کے ظلم سے ڈر کر بھاگے تھے ان کی تعداد صرف چند ہزار تھی۔ ورنہ ۲۵ لاکھ یہودی فلسطین کے چھوٹے چھوٹے قبائل سے ڈر کس طرح سکتے تھے۔ فلسطین کی آبادی تو شان و شوکت کے زمانے میں بھی ۲۵۔ ۳۰ لاکھ سے زیادہ نہیں بڑھی بلکہ اس زمانے میں بھی تقسیم سے پہلے اس کی آبادی ۱۸ لاکھ کے قریب تھی۔ پرانے زمانہ میں جبکہ خوراک ادھر ادھر پہنچانے کے سامان مفقود تھے غیر زرعی علاقوں میں بڑی آبادی ہو ہی نہیں سکتی تھی۔ پس موسیٰ کے وقت میں یقیناً سارے فلسطین کی آبادی چند ہزار افراد پر مشتمل ہو گی۔ چنانچہ بنی اسرائیل اور ان کے دشمنوں کی لڑائیوں میں ہمیشہ سینکڑوں اور ہزاروں افراد کا ہی پتہ لگتا ہے۔ اگر موسیٰ کے ساتھ ۲۵ لاکھ آدمی فلسطین میں آئے تھے تو سفر کا زمانہ تو الگ رہا۔ حکومت کے زمانے میں بھی ان کی خوراک کا انتظام نہ ہو سکتا تھا۔ اور لڑائی کا تو ذکر ہی کیا

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عباس احمد خان

انسانی زندگی

زندگی اس طاقت کو کہتے ہیں جو جسم اور روح کے ملنے سے اپنے اپنے خواص ظاہر کرتی ہے جسم اور روح کے خواص ایک دوسرے سے جدا ہونے کے بعد کالعدم ہو جاتے ہیں اور اسے موت کہتے ہیں۔ ازاں بعد پروردگارِ عالم جس روح کو چاہے ایک دوسرا جسم عطا کر دیتا ہے اور زندگی دوبارہ اپنے اپنے خواص کے ساتھ شروع ہو جاتی ہے.... زندگی خدائے رحمان کا عطیہ ہے جو رحمانیت کے گہرے بادلوں سے مثل موسلادھار بارش اترتی ہے جس کے اندر ظلمات بھی ہیں رعد اور برق بھی ہیں اور خوف و خطر سے ہوتی ہوئی رحیمیّت کی زمین پر ایمان اور اعمالِ صالحہ کی آب پاشی کرتے ہوئے طرح طرح کے پھول اور پھل پیدا کرتی جاتی ہے۔ وہ اعلیٰ زندگی جو انسان کاملؐ میں ظاہر ہوئی اسے رحمان خدا نے قرآن کریم کی نعمت سے مالا مال کیا اعلیٰ ترین انسانی قوتوں سے نوازا اور قوت گویائی عطا کی اور عدل و انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے لئے میزان کا تصور دیا تاکہ وہ حق و باطل میں فرق کر سکے اور ہر قسم کی طغیانی سے محفوظ ہو جائے۔

زندگی پانی اور تراب سے پیدا ہوتی ہے اور ظاہر ہوتی اور مٹتی رہتی ہے اور ہر نوعِ زندگی مختلف اطوار میں ڈھلتی ہوئی اپنی نوع کے ارتقائی منازل طے کرتی رہتی ہے۔

انسانی زندگی پیدائش کے بعد ایک تسلسل ہے جس میں شریعت کا دخل بھی ہے اور اس کے مطابق جزاء سزا ہے اور بعد ازاں انعام و اکرام اور سزا کا سلسلہ ہے۔ جزاء دائمی ہے اور کبھی منقطع نہیں ہو گی۔ سزا وہ علاج ہے جو بیماری کو دور کرنے کے لئے ارحم الرّاحمین تجویز کرتا ہے۔ ہر مستوجبِ سزا بیمار شفاء پائے گا اور اس کے بعد ابد الآباد کے لئے جنت کا وارث ہو جائے گا۔

زندگی کے دَور اربوں سال میں پھیلے ہوئے ہیں زندگی غیر ترقی یافتہ یا ترقی یافتہ کے دَور آتے اور مٹتے رہتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی مختلف صفات کا ظہور ہوتا چلا جاتا ہے وہ زمانہ بھی آتا ہے جب خلق اور زندگی یکسر مٹ جاتے ہیں اور خدائے واحد والقہار اپنے تجرد اور احد ہونے کا نظارہ دکھاتا ہے اور تمام مخلوق واحد والقہار کے وجود میں گم ہو جاتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کامل طور پر اپنے عرشِ تنزیہہ پر قائم ہو جاتا ہے۔

اس کی مثال علم ہندسہ سے پوری طرح ظاہر ہوتی ہے علم ہندسہ کے ایک سے نو اس کے بعد دس کا عدد پھر وحدت کی طرف اشارہ کرتا ہے کیونکہ صفر اپنی ذات میں کوئی شئے نہیں اس کا وجود ایک کے آگے لگنے سے بنتا ہے اسی طرح سو کا عدد ہزار کا عدد اور لاکھوں کروڑوں اور اربوں کے اعداد جو ایک کے آگے صفر کی صورت لگائے جاتے ہیں تمام یہ اشارہ کرتے ہیں کہ وحدت اور کثرت خدا تعالیٰ کی صفاتِ تنزیہہ اور تشبیہہ کے آئینہ دار ہیں جس کے اول و آخر کا کوئی کنارہ نہیں مبدء اور معید کا نظارہ کائنات میں جاری و ساری چلا جاتا ہے اور ابد الآباد سے ہوتا رہا ہے اور ہوتا رہے گا۔ جو زندگی شریعت کے زیرِ سایہ ہو وہ رکھی جاتی ہے لیکن وہ زندگی جس پر شریعت کا سایہ نہ ہو معلوم نہیں اس کا کیا حشر ہوتا ہے یا ہو گا۔ لیکن بہرحال یہ بات ضرور ہے کہ وہ زندگی چونکہ رحمانیت کا عطیہ ہے وہ ضرور کسی برکت کی حامل ہو گی کیونکہ رحمانیت کا فیضان بہت عام اور ساری تخلیق پر حاوی ہے۔

زمین و آسمانوں میں ہر چیز خدائے واحد رحمان کی تسبیح کر رہی ہے اسی مفروضہ کو ثابت کرتے ہیں۔ رحمانیت اللہ تعالیٰ کا جزء لاینفک ہے اور رحیمیّت اس رحمانیت کی حاشیہ بردار ہے دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ زندگی کی سب سے اعلیٰ صورت انسانی زندگی ہے جو اپنے اندر جماداتی۔ نباتاتی حیوانی اور انسانی عناصر کے جملہ خواص رکھتی ہے۔ انسانی خواص میں شریعت کا مکلف ہونا داخل ہے۔ جیسا کہ ماقبل ذکر کیا گیا ہے رحمان خدا نے انسان کو قرآن سکھایا اور اسی لئے اس کے اندر انسانی صلاحیتیں پیدا کیں اور بیان کی قوت اور صلاحیت عطا کی اور عدل و انصاف کے ترازو جانچنے کی عقل دی اور اسے یہ توفیق دی کہ قانونِ قدرت اور شریعت کے پیمانوں کا صحیح استعمال کرے۔ جس کی وجہ سے وہ احسن تقویم کا حامل ہو گیا۔ ورنہ اس کے برعکس اسفل السافلین۔

لہٰذا انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ قوانین قدرت اور شریعت ہر دو کے تقاضے پورے کرے۔ یہی ایسے لوگ ہیں جن کا اجر کبھی منقطع نہیں ہو گا اور ابد الآباد کی زندگی کے وارث ہو جائیں گے۔

انجیر اور زیتون جمادات اور نباتات کی نمائندگی کرتے ہیں۔ زندگی کی قوتِ نامیہ نباتات سے شروع ہوتی ہے اور حیوانات اور انسان تک پہنچتی ہے۔ پہلی منزل جمادات سے نباتات اس کے بعد حیوانی اور انسانی حالتیں ہیں یہ تمام حالتیں ایک قانون قدرت کے تابع ہیں اور اس سے انحراف ان کے لئے نقصان دہ بن جاتا ہے۔ انسان قانون قدرت کے تقاضوں کے علاوہ قانون شریعت کا بھی تابع ہے۔

انسان نامعلوم اطوار سے گزرتا ہوا نطفہ کی شکل میں آیا رحمِ مادر میں مختلف ارتقائی منازل طے کرتا ہوا ایک طفل کی شکل میں نو ماہ بعد باہر آتا ہے۔ اور عمر کی مختلف منازل جو خالقِ کائنات نے اس کے لئے مقرر کی ہیں سے گزرتا ہوا اس جہانِ فانی سے رخصت ہوتا ہے۔

جب انسان کا تسویہ ایسا ہو جاتا ہے کہ وہ شریعت کی امانت کو اٹھا سکے تو وہ اس شریعت کا بوجھ اٹھانے کا مکلف کر دیا جاتا ہے اور جزاء اور سزا کا حقدار۔ اس کے بعد جو انسانی زندگی اس دنیا میں ختم ہوتی ہے۔ اگلے جہان میں جنم لیتی ہے اور یہ دائمی ہے لیکن وہ زندگی جو بیمار حالت میں یہ دنیا چھوڑتی ہے اگر مغفرت، رحمتِ الٰہی نہ ملے تو کچھ عرصہ جہنم میں جو بیمار کی علاج گاہ ہے۔ داخل کر دی جاتی ہے اور شفایابی کے بعد جنت میں لوٹا دی جاتی ہے۔ زندگی جیسا کہ ماقبل ذکر کیا گیا ہے گہرے ظلمات رعد اور برق کے خطرات سے گزرتی ہوئی آگے بڑھتی ہے لیکن بعض وقت ظلمات ایسا بھیانک اندھیرا اختیار کر جاتے ہیں کہ کچھ نظر نہیں آتا اور زندگی ایک مستقل مصیبت بن جاتی ہے۔ زندگی کی یہ حالت بنی نوع انسان کی عبرت کے لئے ہے۔ تا وہ اس دنیا فانی کو اپنا مقصود نہ بنا لے بلکہ آئندہ زندگی کے لئے پیش خیمہ سمجھے ہر دکھ اور تکلیف جو اس دنیا میں بندہ کو پیش آتی ہے اس کا آخری زندگی میں جو اصل دار الحیوان ہے ایک اجر ہے۔ بعض اقوالِ بزرگان و حضرت محمد ﷺ سے معلوم دیتا ہے کہ اس دنیا کے مصائب آخر میں ایسے نعماءِ جنت پیدا کریں گے کہ بندہ خواہش کرے گا کہ کاش وہ اور ان مصائب کی چکی میں پیسا جاتا تا مزید انعامات کا وارث ہوتا۔ خالقِ کائنات نے آخری زندگی کے فوز کو ہی اصل مقصود قرار دیا ہے اور فوز سے قبل جو خطرات ہیں ان سے بھی بارہا ڈرایا ہے لیکن ساتھ خوشخبری ہے۔ کہ اے میرے بندۂ ضعیف گھبرا نہ جانا ہم تو واسع المغفرت اور رحمت ہیں ہماری مغفرت میں رحمت کا بھی دخل ہے۔ ہم مالک ہیں اور عزیز الغفار ہیں اور قادر ہیں کہ بندے کو بخش دیں ہماری مغفرت میں کوئی حائل نہیں ہو سکتا۔ عفوٌ غفور ہیں۔ ہماری فطرت میں معاف کرنا ہے ہم حلیم الغفور ہیں لہٰذا ہمارا حلم بھی مغفرت کا موجب بن جاتا ہے۔ ہم غفورٌ حلیم ہیں ہماری مغفرت بھی ہمارے حلم کو کھینچ لاتی ہے۔ ہم ودود و غفور ہیں ہماری محبت ہمیں بندے کی مغفرت کے لئے مجبور کر دیتی ہے۔ اس کے علاوہ جب بندہ اپنے گناہوں پر پشیمان ہوتا ہے تب بھی ہم جو تواب الرّحیم ہیں ہماری مغفرت میں ابال پیدا کرتا ہے اور بندے کی مغفرت کا موجب بن جاتا ہے۔

رسول کریم ﷺ سے منقول ہے۔ کہ جس نے اپنی زبان کو قابو میں رکھا اور مہمان نوازی کا وصف اختیار کیا اور اپنے کئے ہوئے گناہ پر رویا نجات پا گیا......

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے میں نے کہا کہ مجھے قرآنِ کریم کی ایک سخت ترین آیت کا علم ہے۔ آپؐ نے فرمایا عائشہؓ کون سی آیت ہے میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ کا فرمان .... کہ جو کوئی برا کام کرے گا اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ حضورؐ نے فرمایا اے عائشہؓ کیا تجھے معلوم نہیں کہ مسلمان کو کوئی تکلیف یا مصیبت خواہ کانٹا لگنے سے ہی کیوں نہ ہو۔ وہ برے عمل کی مکافات ہے اور جس کا حساب لیا گیا وہؓ تو عذاب میں مبتلا ہوا۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے حضورؐ سے عرض کیا کہ

باقی صفحہ ۵ پر

ہفت روزہ دی ٹروتھ نائیجیریا 20جون 1962ء

ہماری تاریخ

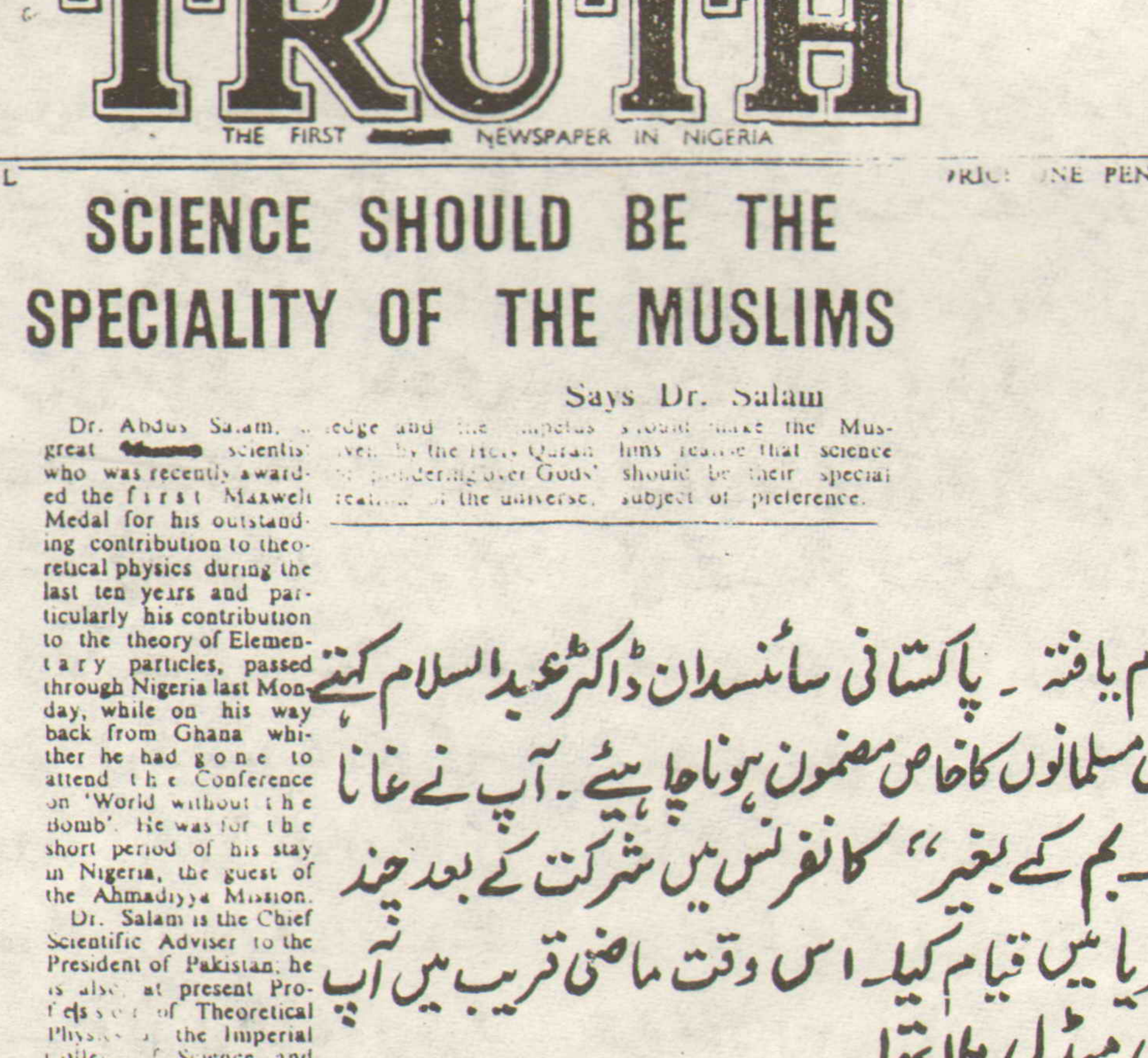
the TRUTH

THE FIRST [redacted] NEWSPAPER IN NIGERIA

OL. XI. No. 32 L — PRICE ONE PENNY

SCIENCE SHOULD BE THE SPECIALITY OF THE MUSLIMS

Says Dr. Salam

Dr. Abdus Salam, a great [redacted] scientist who was recently awarded the first Maxwell Medal for his outstanding contribution to theoretical physics during the last ten years and particularly his contribution to the theory of Elementary particles, passed through Nigeria last Monday, while on his way back from Ghana whither he had gone to attend the Conference on 'World without the Bomb'. He was for the short period of his stay in Nigeria, the guest of the Ahmadiyya Mission.

Dr. Salam is the Chief Scientific Adviser to the President of Pakistan; he is also, at present Professor of Theoretical Physics at the Imperial College of Science and Technology, London

...edge and the impetus given by the Holy Quran to pondering over Gods' creation of the universe, should make the Muslims realise that science should be their special subject of preference.

نوبل انعام یافتہ۔ پاکستانی سائنسدان ڈاکٹر عبد السلام کہتے ہیں کہ سائنس مسلمانوں کا خاص مضمون ہونا چاہیئے۔ آپ نے غانا میں "دنیا۔ بم کے بغیر" کانفرنس میں شرکت کے بعد چند گھنٹے نائیجیریا میں قیام کیا۔ اس وقت ماضی قریب میں آپ کو میکسویل میڈل ملا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان ○○ ○○ ○○ ○○ ○○ ○○ نسیم سیفی

محترمہ امتہ الرحمٰن انور صاحبہ

غریب عورت سگھڑ ہو تو متوسط طبقہ کے لوگوں کی طرح زندگی گذار سکتی ہے۔ یہی کیفیت میری بڑی بہن کی تھی۔ جو حضرت ماسٹر عطا محمد صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سب سے بڑی بیٹی اور حضرت میاں فضل محمد صاحب ہرسیاں والے۔ رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ کی سب سے بڑی نواسی تھیں۔ ہمارے گھر میں اپنی غربت پر ہمیشہ اطمینان کا اظہار کیا گیا۔ والد صاحب سفید پوش تھے اور بذلہ سنج۔ شروع ہی سے ہائی سکولوں کی نویں۔ دسویں کو فارسی پڑھاتے تھے۔ معاشرے کے اچھے لوگوں سے آپ کے دوستانہ تعلقات تھے۔ اور آپ دوستی کے ان تعلقات پر فخر کیا کرتے تھے۔ اگرچہ استاد کو پیسے تو کم ہی ملتے ہیں۔ لیکن ہمارے گھر کا تجربہ یہ ہے کہ اگر استاد اچھا ہو تو شہر میں اس کی عزت قائم ہو جاتی ہے لوگ اسے ایک اچھا انسان سمجھتے ہوئے بہت سے لوگوں سے بہتر جانتے ہیں۔ والد صاحب فارسی زبان کے ایک بہت اچھے استاد تھے۔ گورداسپور میں آپ نے ایک فارسی گرامر کی کتاب بھی لکھی جو خاصی مقبول ہوئی۔ جہاں کہیں آپ گئے آپ نے اپنے لئے عزت کا ایک مقام بنا لیا۔ اور اگر باپ نے عزت کا مقام بنا لیا ہو تو لوگ اس کے بچوں سے بھی پیار کرتے ہیں۔

میری ہمشیرہ امتہ الرحمٰن میں کچھ ایسی ذاتی خوبیاں بھی تھیں جو انہیں چار چاند لگاتی تھیں والدہ تو ہماری کم عمری میں فوت ہو گئی تھیں۔ اپنی اس ہمشیرہ کے بعد میں اور میرے بعد دو اور بچے تھے جو ہم دونوں سے کئی سال چھوٹے تھے۔ اس لئے زیادہ تر میری ہی تربیت کی ضرورت تھی۔ میری اس ہمشیرہ نے جو خود دین دار عبادت گذار تھیں میری اس طرح تربیت کی کہ مجھے کلام الٰہی کی آخری ۲۰ سورتیں زبانی یاد کرائیں اور اباجی جب بھی باہر سے قادیان تشریف لاتے تھے مجھے اس بات کی تلقین کرتیں کہ یہ بیس سورتیں اباجی کو سنانی ہیں۔ قادیان میں بہت سے جلسے ہوا کرتے تھے۔ ہر جلسے پر مجھے تیار کر کے بھیجتیں کہ تم نے یا تلاوت کرنی ہے یا نظم پڑھنی ہے اور میں راستہ بھر اونچی آواز میں یا تلاوت کرتا جاتا یا نظم پڑھتا جاتا۔ لیکن اپنی طبیعت میں کسی قدر ہچکچاہٹ ہونے کے باعث نہ کسی جلسے پر تلاوت کی اور نہ کسی جلسے پر نظم پڑھی۔ لیکن بہرحال ان کی باتوں نے میرے دل میں ایک جذبہ پیدا کر دیا اور میں سوچتا رہا کہ کبھی نہ کبھی تو مجھے موقعہ ملے گا چنانچہ جب میں نائیجیریا میں ریڈیو پر تقریر کرتا تھا تو مجھے یاد ہے کہ بعض اوقات میری آنکھوں میں آنسو آجاتے تھے کہ میری بہن جس نے مجھے جلسوں میں حصہ لینے کے لئے تیار کیا تھا۔ اگر وہ میری یہ تقریر سنتی تو کتنا خوش ہوتی۔ لیکن ایک تو وہ اس سے بہت پہلے اللہ کو پیاری ہو چکی تھیں اور دوسرے یہ کہ اگر وہ زندہ بھی ہوتیں تو وہ ہندوستان میں ہوتیں اور میں نائیجیریا میں۔ وہ میری تقریر نہ سن سکتیں۔ لیکن بہرحال ان کی دینی تربیت نے میرے دل میں یہ جذبہ پیدا کر دیا کہ اگر کبھی موقعہ ملا۔ اور یہ دعا کرتا رہا۔ کہ موقع ملے' تو میں ضرور جلسوں میں حصہ لوں گا۔ تقاریر کروں گا۔ بلکہ مجھے یاد ہے کہ میں لاہور میں کالج کا طالب علم تھا تو میں اکثر اپنے دوستوں سے کہتا تھا کہ وہ وقت آنے والا ہے جب میں تقریریں کیا کروں گا۔ یہ اسی تربیت کا حصہ تھا جو میں نے اپنی بڑی بہن سے پائی۔

ہم دونوں کا آپس میں پیار بھی بہت تھا۔ جب میں ابھی سکول نہیں جانے لگا تھا تو اپنی اس بڑی بہن کے ساتھ لڑکیوں کے سکول میں جایا کرتا تھا۔ اس وقت یہ سکول حضرت مولوی فرزند علی خان صاحب کے مکان میں قائم تھا۔

آپ کی عبادت گذاری کا مجھ پر ہمیشہ اثر رہا۔ مجھے یاد ہے کہ قادیان سے اباجی نے باہر سفر کرنا تھا۔ گاڑی فجر کے وقت چلتی تھی۔ انہیں چلنے سے پہلے کھانا تیار کر کے دینا تھا۔ میری بہن عبادت میں مصروف تھیں۔ میں ایک چھوٹا سا بچہ ان کے پاس کھڑا یہ سوچ رہا تھا کہ یہ کب عبادت ختم کریں اور اباجی کو کھانا دیا جائے۔ جب انہوں نے اپنی عبادت ختم کی تو میں نے کچھ توجہ کے ساتھ ان کی طرف دیکھا اور کہا کہ آپ کو پتہ ہے کہ اباجی نے جانا ہے آپ نے دیر کر دی۔ مجھے ان کی یہ بات نہیں بھولتی کہ مجھ سے کہنے لگیں تمہارا طریق تمہارے لئے میرا طریق میرے لئے۔ یعنی میں نے تو بہرحال جو عبادت کرنی ہے وہ کرنی ہی ہے۔

بعض اوقات کسی ایک وقت کی بات کہی ہوئی اس طرح دل میں گڑ جاتی ہے کہ وہ موقعہ ہمیشہ آنکھوں کے سامنے رہتا ہے۔ میں انہیں تخت پوش پر بیٹھے عبادت کرتے اب بھی دیکھ رہا ہوں۔ اگرچہ اب انہیں فوت ہوئے پچاس سال سے بھی زیادہ ہو گئے ہیں۔

گھر کے انتظام کے لئے جیسا کہ میں نے پہلے سگھڑ کا لفظ استعمال کیا ہے وہ ایک سگھڑ خاتون تھیں۔ اپنے بچوں سے جو انہیں پیار تھا اس کی ایک مثال مجھے ہمیشہ یاد رہتی ہے کہ ان کی ایک بچی کے اوپر کے دانت ذرا اونچے تھے۔ بڑی گھبراہٹ کے ساتھ مجھ سے کہا کرتی تھیں کہ مجھے اس کی بڑی فکر رہتی ہے۔ یعنی اگر دانت اس طرح ذرا اونچے ہوں تو لڑکی کو آسانی سے رشتہ کے لئے پسند نہیں کیا جاتا۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل کیا کہ وہی بچی لکھ پڑھ بھی گئی استانی بن گئی اس کا بہت اچھا رشتہ ہو گیا۔ اور میری وفات یافتہ بہن کی روح کو تسکین ملنے کا سامان پیدا ہو گیا۔

جب قادیان سے باہر نکلنے کا موقعہ آیا' ۱۹۴۷ء میں' تو وہ تو فوت ہو چکی تھیں۔ ان کے گھر پر سکھوں نے حملہ کیا اور ان کی سب سے چھوٹی بچی جو چار پانچ سال کی ہو گی' کی گردن پر اس طرح تلوار ماری کہ اس کی چٹیا کٹ کر گر گئی۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی گردن پر زخم نہیں آیا۔ بہرحال میں اپنی اس بہن کے لئے ہمیشہ دعا کرتا ہوں۔

انکی وفات کے بعد جب میں اپنی ملازمت پر دلی واپس گیا اور وہاں اکیلا رہتا تھا اور بازار سے کھانا کھاتا تھا۔ تو میں نے یہ فیصلہ کر لیا کہ میں دفتر سے واپس آتے ہوئے راستے میں جو کھانا میں کھاتا تھا۔ اس میں سے ایک روٹی ان کے نام پر فقیر کو دیا کروں گا۔ یہ روٹی فقیر کو دیتا تھا اور آنکھوں میں آنسو ہوتے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس طرح میری اس بہن نے میری تربیت کی اور مجھے پیار دیا میں نے اس کے لئے آنسوؤں کے دریا بہائے حتیٰ کہ جب میں بیرون ملک دعوت الی اللہ کے لئے چلا گیا تو وہاں بھی جب مجھے اس کا خیال آتا تھا۔ میری آنکھیں نمناک ہو جاتی تھیں۔

سہیلیوں سے جو اس کا تعلق تھا اسے میں نے خوب دیکھا۔ پیار کرنے والی لڑکی اپنی سہیلیوں کے ساتھ کھیلتی تھی بلکہ جب خواتین کے اجلاس ہوتے تھے جو ہمارے محلہ دارالفضل میں ہمارے ایک ماموں کے گھر میں ہوتے تھے۔ تو میری یہ بہن اپنی ایک ہم عمر خالہ سے مل کر نظم پڑھا کرتی تھی۔ اور ان کے نظم پڑھنے کو خاص طور پر پسند کیا جاتا تھا۔

میں اس مختصر سی بات کے بعد قارئین سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ میری اس وفات یافتہ بہن کے لئے جس کا میری تربیت میں بہت زیادہ ہاتھ تھا۔ دعا کریں۔

ایک بات اور بیان کر دوں کہ میں نے شروع میں اختر تخلص رکھا تھا۔ لیکن کسی اور شخص نے جس کا تخلص بھی اختر تھا جب یہ کہا کہ میری طرف دیکھ کر لوگوں نے اب اختر تخلص رکھنا شروع کر دیا ہے۔ تو میں نے اسی وقت فیصلہ کر لیا کہ اب اختر کا لفظ ترک کر دوں گا۔ یہ لاہور کی بات ہے۔ میں قادیان آیا۔ اپنی اس ہمشیرہ سے کہا کہ میں اب اپنے آپ کو اختر نہیں کہوں گا۔ آپ مجھے بتائیں کہ میں کیا کہوں چنانچہ میری ہمشیرہ نے مجھے نسیم کا تخلص دے دیا۔ یہ انہی کا دیا ہوا ہے۔ جب اختر تخلص کرتا تھا اور یہ سکول کی آخری کلاسوں اور کالجوں کے آغاز کا زمانہ تھا انہوں نے ایک تکیہ پر میرا نام این۔ ایم۔ اختر بہت خوبصورت دھاگوں سے کاڑھ کر مجھے دیا۔ میں گھر سے باہر گلی میں اسی تکیہ پر سر رکھ کر سویا ہوا تھا کہ رات کے وقت کسی نے وہ تکیہ میرے سر کے نیچے سے نکالا اور لے گیا۔ صبح میں اٹھا تو تکیہ موجود نہیں تھا۔ لیکن ان کے اس تکیہ کے کاڑھنے کی یاد اب تک میرے دل میں موجود ہے۔ اور میں ان کے لئے دعا گو ہوں۔ نسیم جو انہی کا دیا ہوا تخلص ہے اسے استعمال کرتے ہوئے بھی میرے دل میں محبت کے سوتے پھوٹتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ میری اس بہن کو اپنے قرب و جوار میں جگہ دے اور اس کے درجات بلند کرتا رہے۔

قادیان میں ۱۹۱۴ء میں پیدا ہوئیں اور قادیان ہی میں بہشتی مقبرہ میں ۱۹۴۳ء میں مدفون ہوئیں۔

ان کے خاوند کا نام محمد شفیع انور تھا۔ جو بعد میں محمد شفیع انور بھٹے والے کہلائے۔ ڈاکٹر نصیر احمد جو گذشتہ دنوں کینیڈا میں حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے فوت ہوئے ان کے نواسے تھے۔

بقیہ صفحہ ۳

ہے۔ یہ لوگ تو اپنے کندھوں کے دھکوں سے ہی ان چند ہزار افراد سے فلسطین کو خالی کرا سکتے تھے جو ان سے پہلے وہاں بس رہے تھے۔ پس (اور وہ ہزاروں تھے) میں جن لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے وہ بنی اسرائیل ہی ہیں۔

بقیہ صفحہ ۴

اللہ تعالیٰ کا تو فرمان ہے ...... کہ تم سے آسان حساب لیا جائے گا اس پر حضورؐ نے فرمایا اے عائشہؓ یہ تو صرف خدا کے سامنے حساب کا پیش ہونا ہے۔ ورنہ جس کا باضابطہ حساب لیا گیا وہ تو مرا۔

○ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ امداد طلبہ سے ذہین اور ایسے مستحق طلباء و طالبات تعلیمی امداد پاتے ہیں۔ جو خود اس قابل نہیں کہ اپنے اخراجات خود اٹھا سکیں۔ یہ شعبہ صدر انجمن احمدیہ کا شرط بند شعبہ ہے اور یہ سراسر احباب کی اعانت پر چل رہا ہے۔ اس وقت اس شعبہ پر بہت بوجھ ہے۔ میری احباب سے گزارش ہے کہ اس شعبہ میں فراخدلی سے اعانت فرمائیں۔ جب تک ایسی اعانت مستقل نوعیت کی نہ ہو یہ شعبہ نہیں چل سکتا۔

اعانت کی رقوم آپ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست بمد امداد طلبہ یا نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوا سکتے ہیں۔ خزانہ صدر انجمن اور نظارت تعلیم کو رقوم بھجواتے وقت یہ وضاحت کر دیں کہ یہ رقم امداد طلبہ کے لئے ہے۔

مجھے امید ہے کہ آپ اس طرف توجہ فرمائیں گے اور یہ شعبہ آپ کے تعاون سے چلتا رہے گا۔

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حاصل مطالعہ

مولانا عبدالباسط شاہد

وہ طفل کیا گرے گا جو گھٹنوں کے بل چلے

عالمی مقابلوں میں طلائی تمغہ حاصل کرنے والے ایک کھلاڑی کا کہنا ہے کہ جب میں نے وہ میچ شروع کیا جس میں جیتنے کی وجہ سے مجھے عالمی شہرت اور طلائی تمغہ حاصل ہوا تھا تو مخالف کا پلہ بھاری تھا اور ابتداء میں مجھے کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو رہی تھی اور یوں لگتا تھا کہ میں یہ مقابلہ ہار جاؤں گا۔ میں نے اس کمزوری کی وجہ پر غور کیا تو مجھے سمجھ آئی کہ میری شکست کی وجہ میرے مخالف کھلاڑی کی بہتر کھیل نہیں ہے بلکہ میری اپنی سوچ اور خیالات ہیں جو شکست کے خوف کی وجہ سے بہت احتیاط سے کھیلنے کی ترغیب دے رہے ہیں۔ یہ سوچنے کے ساتھ ہی میں نے ہار کے خوف کو ذہن سے جھٹکتے ہوئے زیادہ جرأت سے کھیلنا شروع کیا اور سوچ کی اس تبدیلی کا نتیجہ ساری دنیا نے دیکھا۔

باکسنگ کے ایک نامور کوچ اور ماہر کا کہنا ہے کہ خوف اور ڈر تو ایک ہیرو اور ایک بزدل دونوں میں ایک جیسا ہی ہوتا ہے مگر ہیرو کا ردعمل بزدل کے ردعمل سے مختلف ہوتا ہے اور ردعمل کا اختلاف ہی ان کے مقام اور درجہ کے اختلاف کا باعث ہوتا ہے۔ جرأت و حوصلہ سے کسی کام میں ہاتھ ڈالنے میں گھبراہٹ ہوتی ہو تو مندرجہ ذیل مشورے مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔

۱۔ اپنے خیالات اور ارادوں کو فضول اور بے کار نہ سمجھیں۔

عام طور پر آپ کو روایتی لال بھکڑوں جیسے دانشوروں سے واسطہ پڑے گا جو کسی کام کے متعلق آپ کے ارادے کو جانتے ہی آپ کو کمال ہمدردی و غم خواری اور بڑی فصاحت و بلاغت سے آپ کے ارادے اور منصوبے کے نقصانات اور خرابیاں بتانے لگیں گے اور یہ کہ فلاں فلاں اس قسم کا کام شروع کر کے اس میں نقصان اٹھا چکے ہیں اور فلاں فلاں نے ہماری بات نہیں مانی تھی اور ذلت و خواری حاصل کی تھی۔ لہٰذا اسے ترک کر دینا ہی بہتر ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ دنیا کے بڑے بڑے موجد اور مشہور قومی رہنما اگر اسی طرح اپنے ارادوں اور منصوبوں کو ناکامی کے ڈر اور خوف سے ہی چھوڑ دیتے تو دنیا ان کے کارہائے نمایاں سے کبھی بھی فائدہ نہ اٹھا سکتی اور وہ بھی ایک عام آدمی۔ جس کا ہونا یا نہ ہونا برابر ہی ہوتا ہے۔ کی طرح اس دنیا سے گزر جاتے۔

ایک بہت بڑی عمارتی فرم کے مالک کا خیال ہے کہ یہ دنیا منفی خیالات رکھنے والوں سے بھری پڑی ہے جن کے پاس آپ کی تجاویز کے خلاف بے شمار وزنی دلائل موجود ہوتے ہیں اور وہ بڑی ہمدردی اور اخلاص سے آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اگر آپ اپنے گردوپیش کامیاب ہونے والے افراد کو دیکھیں تو آپ کو اس امر کی صداقت معلوم کرنے میں کوئی دیر نہ لگے گی کہ ان کی کامیابی اور ناموری کی پشت پر ان کا وہی ارادہ اور عزم ہے جس کے خلاف دلائل کا انبار موجود تھا۔

۲۔ اپنی منزل کو درجہ بدرجہ یا بتدریج حاصل کرنے کی کوشش کریں!

اگر کسی پہاڑ پر چڑھنے سے پہلے اس کی اونچائی کو ذہن میں رکھ کر یکدم نیچے اترنے کا سوچیں تو یہ مہم شروع کرنے سے پہلے ہی اعصاب شکن ڈر اور خوف گھیر لے گا۔ لیکن اگر یہی کام مختلف مراحل میں سرانجام دینے کا پروگرام بنایا جائے تو پھر کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی اور منزل تک پہنچنا آسان نظر آنے لگے گا۔ اس طرح کام شروع کرنے کے بعد جب پہلا موڑ نکل جائے گا تو دوسرا موڑ زیادہ دور نہیں لگے گا اور دوسرے موڑ تک پہنچتے پہنچتے حوصلہ اور ہمت پہلے سے کہیں زیادہ ہو چکی ہو گی۔ اس طرح مرحلہ وار کامیابی آخری اور مکمل کامیابی کے حصول میں ممد و معاون ہو جائے گی۔

۳۔ منفی رجحان کو ختم کریں: اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہم کسی نئے کام یا منصوبہ کو شروع کرنے سے پہلے ہی ناکامی کی تیاری کر لیتے ہیں اگر ہم یہ سوچ رہے ہوں کہ "مشکلات بہت زیادہ ہیں ان سے عہدہ برآ ہونا تو ممکن ہی نہیں ہے" مثلاً ایک نیا وکیل اپنی پریکٹس کے آغاز میں اس طرح سوچ سکتا ہے کہ مجھے یہ کوشش کرنی چاہئے کہ جج کو یہ پتہ ہی نہ چلے کہ میں اس میدان میں نووارد ہوں۔ "یہ بھی پتہ نہ چلے کہ میں پہلا کیس پیش کر رہا ہوں" "جج کو میری گھبراہٹ کا بھی پتہ نہیں چلنا چاہئے" "اور یہ بھی پتہ نہیں لگنا چاہئے کہ میں اپنی کم فرصتی کی وجہ سے کیس کی پوری طرح تیاری نہیں کر سکا" اگر وہ اتنی ساری "نفیاں" اٹھا کر کمرۂ عدالت میں جائے گا تو کامیابی کیسے حاصل ہو گی۔ وہ اپنی ناکامی اپنے ڈھیرے سارے منفی خیالات اور پریشانی کے دباؤ میں خود ہی ساتھ اٹھا کر لے گیا تھا۔ یہ بات بھی زیادہ ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ اگر کسی نالہ کو پھلانگ کر پار کرنے سے قبل یہ خوف دامن گیر ہو جائے کہ میں اس کوشش میں نالہ میں گر جاؤں گا تو گرنے اور ڈوبنے کے امکانات میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس وکیل اپنا کیس پوری طرح تیار کر کے اعتماد کے ساتھ یہ سوچتے ہوئے کمرہ عدالت میں جائے کہ میرا علم تازہ ہے اور بزرگوں کے تجربات میرے ذہن میں ہیں جو میری کامیابی کے ضامن بن سکتے ہیں تو اس کی "ناتجربہ کاری" ناکامی کی نہیں بلکہ کامیابی کی وجہ بلکہ کامیابی کی سفارش بن جائے گی۔

Today and Tomorrow

Should I say a goodbye
To what's about to go
Or should I say a welcome
To, whom I do not know
'Tis all a fact or fancy
There's none to put us right
What's good, the gone, or coming
The seen, or out of sight.
But God the Gracious says
The time that lies ahead
You do not waste and lose
You make some use instead
What's going is really good
What's coming is more than rhat

To this I bid a goodbye
To that I raise my hat

SONGS OF THE SOUL

آج اور کل

کیا جو کچھ جانے والا ہے میں اسے الوداع کہوں
یا جسے میں ابھی نہیں جانتا اسے خوش آمدید کہوں
یہ سب کچھ ایک حقیقت ہے یا خیال آفرینی
کوئی شخص ہمیں اس کے متعلق کچھ نہیں بتا سکتا۔
کیا جو چلا گیا ہے وہ اچھا ہے
یا جو آرہا ہے وہ
جو ہم دیکھتے ہیں یا وہ جو ہماری نظروں سے
اوجھل ہے
لیکن خدائے مہربان کہتا ہے کہ جو وقت ابھی
آنے والا ہے
اسے تم ضائع نہ کرو
تم اس سے فائدہ اٹھاؤ
حقیقتاً جو کچھ جا رہا ہے وہ اچھا ہے
لیکن جو کچھ آرہا ہے
وہ اس سے بھی اچھا ہے
میں اس کو الوداع کہتا ہوں
اور اس کے لئے میں اپنا ہیٹ اٹھاتا ہوں
یعنی اسے خوش آمدید کہتا ہوں

کفالت یکصد یتامیٰ کے بارے میں ضروری اعلانات

امانت یکصد یتامیٰ

۱۔ جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہش مند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے تین صد روپیہ ماہوار سے سات صد روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں

۲۔ حضرت صاحب کے ارشاد کے تحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشاندہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی" دارالضیافت ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم ہدایت علی شاہد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کی بیٹی بنت المہدی کی دائیں ٹانگ کا آپریشن (پولیو کا) ہوا ہے بچی فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ کامل شفایابی کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ بشریٰ قدیر صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالقدیر صاحب کھر ڈگر مولہ ورکاں ضلع شیخوپورہ لمبے عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم عبدالغنی بھٹی صاحب محمود آباد اسٹیٹ سندھ لمبے عرصہ سے بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ ان کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم محمد اشرف صاحب ولد منظور احمد سکنہ تخت ہزارہ عرصہ ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم محمد اسحاق صاحب لیہ بوجہ شوگر بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم شیخ نعیم مظہر صاحب نعیم سٹوڈیو اقصیٰ چوک ربوہ کی والدہ محترمہ فہمیدہ اکرام صاحبہ بیوہ مکرم شیخ قدرت اللہ صاحب تقریباً ایک ماہ سے مختلف عوارض کے باعث بیمار ہیں۔ ایک ہفتہ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج رکھا گیا لیکن تاحال افاقہ نہیں ہوا۔ کمزوری بہت ہے۔
اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

نکاح

○ مکرم مرزا طارق احمد صاحب ابن مکرم مرزا نصیر احمد صاحب سابق زعیم انصار اللہ نیو ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کا نکاح ہمراہ محترمہ طاہرہ وحید صاحبہ بنت مکرم عبدالوحید احمد صاحب (وفات یافتہ) کوپن ہیگن ڈنمارک سے مبلغ ۵۰۰۰۰ (پچاس ہزار) روپے حق مہر پر مکرم مشہود احمد صاحب ناصر کھوکھر مربی سلسلہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے مورخہ ۲۱-اپریل ۹۵ء کو بیت الحمد نیو ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں پڑھا اور دعا کروائی۔ احباب سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

حسن کارکردگی ناظمین اضلاع مجالس انصاراللہ پاکستان

○ سال ۱۹۹۴ء/ ۱۳۷۳ ھش میں ناظمین اضلاع مجالس انصاراللہ پاکستان میں حسن کارکردگی کے لحاظ سے مندرجہ ذیل ناظمین اضلاع اسناد خوشنودی کے حقدار قرار پائے ہیں۔ ان کے نام حضرت صاحب کی خدمت میں منظوری کے لئے پیش کئے گئے ہیں۔ جو آپ نے منظور فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے۔

۱۔ نظامت ضلع کراچی-اول
ناظم ضلع مکرم نعیم احمد خان صاحب
۲۔ نظامت ضلع راجن پور-دوئم
ناظم ضلع مکرم چوہدری علی محمد صاحب
۳۔ نظامت ضلع اسلام آباد-سوئم
ناظم ضلع مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب ورک

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان)

گمشدہ گھڑی

○ محترمہ فہمیدہ بشیر صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر محمد بشیر صاحب صدر لجنہ دارالعلوم جنوبی ربوہ کی ایک قیمتی گھڑی RADO مورخہ ۱۸-اپریل کو لجنہ ہال میں ایک میٹنگ کے دوران گر گئی ہے۔ اگر کسی بہن کو ملی ہو وہ براہ کرم موصوفہ کو پہنچا کر ممنون فرمائیں یا محترم صدر صاحب عمومی ربوہ کے دفتر میں جمع کروادیں۔

تبدیلی نام

○ میں نے اپنا نام فردوس بیگم سے تبدیل کر کے فردوس ناصر رکھ لیا ہے آئندہ سے مجھے فردوس ناصر کے نام سے لکھا اور پکارا جائے۔
مسمات فردوس ناصر قوم جٹ
ساکن موضع محال مگرا ضلع سیالکوٹ

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری محمد اکمل صاحب چک نمبر ۱۶۶ مراد ضلع بہاول نگر چند ماہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۲۲-اپریل ۱۹۹۵ء کو بوقت عصر پچھتر برس کی عمر میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ موصی تھے۔ آپ کی میت مورخہ ۲۳-اپریل ۹۵ء کو ربوہ لائی گئی۔ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے بعد مغرب بیت مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں لائی گئی اور محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے دعا کرائی۔ موصوف کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم عبدالہادی خان صاحب کارکن دفتر دیوان صدر انجمن کی خوشدامن مکرمہ سیدہ آمینہ بیگم صاحبہ آف شورکوٹ بنت مکرم سید سعید سلیم صاحب دارالتجلید پریس قادیان مورخہ ۲۶-اپریل ۱۹۹۵ء اچانک دل کی تکلیف ہو جانے سے وفات پاگئی ہیں۔ ان کی نماز جنازہ مورخہ ۲۷-اپریل کو شورکوٹ کی مقامی جماعت نے پڑھی اور شورکوٹ کے مقامی قبرستان میں تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر ۳۰۰۲۲ میں عطیۃ الکریم باری زوجہ حافظ عبدالکریم صاحب مربی سلسلہ قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کشمیر محلہ گرمولاں ورکاں ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۲-۳۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی ۵ تولہ مالیتی بیس ہزار روپے اور حق مہر پندرہ سو روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ دو سو روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عطیۃ الکریم باری معرفت خضر حیات رحمت کالونی سلانوالی ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر ۱ حافظ عبدالکریم مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۶۵۹۷ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر ۲ خضر حیات صدر جماعت احمدیہ سلانوالی۔

مسل نمبر ۳۰۰۲۳ میں ممتاز بیگم زوجہ ملک منظور احمد صاحب قوم گگے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۶۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈھونیکی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۵-۱-۳۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی دس تولہ مالیتی دس چالیس ہزار روپے اور حق مہر ذمہ خاوند پندرہ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ممتاز بیگم زوجہ ملک منظور احمد صاحب ڈھونیکی P.O خاص ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر ۱ طاہر احمد وصیت نمبر ۲۶۲۶۸ گواہ شد نمبر ۲ ملک منظور احمد خاوند موصیہ مسل نمبر ۳۰۰۰۷۔

عطیۂ خون
خدمت بھی
عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

بقیہ صفحہ ۱

تھے۔ اگر اس وقت محبت کے نتیجہ میں وہ فائدے برداشت ہو رہے تھے تو اب پھر ان پر اعتراض کا حق نہیں ہے۔ اور اگر وہ ایسے فائدے تھے جو قابل اعتراض تھے تو لین دین کے حساب میں اس کو شامل ہو جانا چاہئے تھا مگر یہ تفصیلات میرے ذہن میں نہیں ہیں میں تو صرف آپ کو مثالیں دے رہا ہوں کہ اس قسم کی باتوں میں قرآن کریم کی تعلیم سے انحراف کے نتیجہ میں بہت بڑے مصائب ہیں جو معاشرہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ لیکن جب اس سے آگے چلتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ بنیادی طور پر بعض جھگڑالو لوگوں میں تقویٰ میں کمی ہے۔ بنیادی طور پر ان میں سچائی کی کمی ہے۔ کیونکہ اگر پورا تقویٰ موجود ہو اور سچائی کی عادت ہو تو کسی قسم کے اختلاف میں بھی تلخی نہیں ہو سکتی۔ اگر ایسی غلطی صرف ایک فریق سے ہوتی ہے تو دوسرا فریق اللہ تعالیٰ کے حضور ضرور بری الذمہ ہوگا۔ مگر بعض معاملات جو میرے سامنے آتے ہیں ان میں بدقسمتی سے اکثر دونوں طرف ہی تقویٰ ہی کمی کے آثار ملتے ہیں۔ اگر تو یہ صورت حال ہو کہ جماعت کے تمام جھگڑوں میں ایک فریق کلیتہ "پاک وصاف ہو' متقی ہو' اور دوسرے فریق ہی کی وجہ سے ساری شرارت ہو پھر کم سے کم اتنی تسلی ہو جاتی ہے کہ ہم میں سے نصف اللہ تعالیٰ کے فضل سے بالکل ٹھیک اور پاک ہیں۔ لیکن اگر دوسری طرف بھی لالچ اور حرص و ہوا اور گندگی کے جھوٹ کی کچھ ملونی پائی جائے تو پھر تو ساری جماعت کے جھگڑے کرنے والوں کے اندر یہ بدبختی داخل سمجھی جائے گی۔ یہ درست ہے کہ ایسے جھگڑے کرنے والے نسبتاً بہت کم ہیں۔ یہ درست ہے کہ جتنے جھگڑے کرنے والے ہیں ان میں سے سامنے صرف وہی آتے ہیں جن میں اختلاف اس حد تک بڑھ چکے ہوتے ہیں۔ لیکن جتنے آتے ہیں ان کے اندر یہ منظر ہمیں ضرور ملتا ہے۔

(از خطبہ ۱۲- نومبر ۱۹۸۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 2- مئی-1995ء
گرمی کا آغاز ہے
درجہ حرارت کم از کم 24 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 36 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت بجٹ کا اضافی بوجھ خود برداشت کرے گی امن و امان کی صورت حال بگاڑنے والوں کو کچل دیا جائے گا۔ اہم ملکی امور پر حکومت اور اپوزیشن میں مفاہمت چاہتے ہیں اختلاف رائے اپوزیشن کا حق ہے۔ اس کی مثبت تنقید کا خیر مقدم کریں گے۔ موجودہ حکومت کے منصوبوں سے ملکی خوشحالی کا نیا دور شروع ہو گا۔ اربوں روپے کی غیر ملکی سرمایہ کاری سے بے روزگاری ختم ہو جائے گی۔ وزیر اعظم نے یہ باتیں پیپلز پارٹی کے اراکین قومی اسمبلی سے ایک ملاقات میں بتائیں۔

○ برطانوی وزیر خارجہ نے انکشاف کیا ہے کہ پاکستان بھارت اور اسرائیل این پی ٹی (ایٹمی ہتھیاروں کی روک تھام کا معاہدہ) پر دستخط کر دیں گے۔ روسی وزیر خارجہ نے کہا کہ ہم ایٹمی ہتھیاروں کے مکمل خاتمے کے حامی ہیں۔ سری لنکا کے سفیر نے کہا ایٹمی ہتھیاروں کے خاتمے کے لئے جلد کوئی ذریعہ تلاش کر لیا جائے گا نیوکلیئر مواد کی سمگلنگ ایک چیلنج ہے۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹوفر نے این پی ٹی کی اس کانفرنس میں کہا کہ سپرپاور دفاعی قوت کم کر رہی ہیں اور نیوکلیئر اسلحہ خانوں میں ڈرامائی کمی ہو رہی ہے۔ ایٹمی ہتھیاروں کا خاتمہ اس وقت ہماری اصل منزل ہے۔ ہم اس سلسلے میں مذاکرات پر یقین رکھتے ہیں۔

○ بردہ فروشوں کے چنگل سے آزاد ہونے والے ایک بچے کے اس انکشاف پر کہ ۲۵ بچوں کو باندھ کر ایک ٹرک میں اغوا کر کے لیجایا جا رہا تھا فوج نے مداخلت کی اور ڈی آئی جی سمیت تمام پولیس سڑکوں پر آ گئی۔ یہ بہادر بچہ حساس ادارے کے ایک اہلکار کا بچہ ہے اس بچے نے صدر گوگیرہ اوکاڑہ میں مقامی پولیس کو اس خبر سے آگاہ کیا تھا۔ ۱۴ سالہ طارق نے انکشاف کیا کہ بردہ فروشوں نے بچوں کو جنگل میں موجود غاروں میں چھپا رکھا ہے۔ اغوا کی واردات کو کامیاب بنانے کے لئے ٹرک میں دوسرا سامان رکھا جائے گا۔ فوج کے اعلیٰ افسر نے پولیس سے رابطہ کیا تو ہر طرف ناکے لگ گئے۔ سڑکیں سیل کر دی گئیں۔ جگہ جگہ چھاپے مارے گئے۔ تاہم رات گئے تک ٹرک کو تلاش نہیں کیا جا سکا۔ پورے پنجاب کی پولیس کو الرٹ کر دیا گیا ہے۔

○ ایم کیو ایم نے مرتضیٰ بھٹو سے رابطہ کر لیا ہے اس سے مسٹر نواز شریف کی ایم کیو ایم کے الطاف حسین سے مفاہمت خطرے میں پڑ گئی ہے پگاڑا اور مسلم لیگ (ن) کے درمیان اتحاد کی امیدیں بھی ختم ہو گئی ہیں۔ تیزی سے ہونے والی پیش رفت معطل ہو گئی۔ پگاڑا نواز حتمی ملاقات کا امکان بھی ختم ہو گیا ہے۔ ایم کیو ایم وزیر اعظم کے دورۂ امریکہ کے دوران ایم کیو ایم کا کھل کر ساتھ نہ دینے پر برہم ہے۔ صدر سے چوہدری شجاعت حسین کی ملاقات کو بھی پسند نہیں کیا جا رہا۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے نواز شریف پر الزام لگایا ہے کہ وہ ملاقات کے کمرے سے باہر نکلتے ہی سب کچھ بھول جاتے ہیں۔ پیر صاحب نے اسلام آباد آ کر نواز شریف سے ملنے کا پروگرام ملتوی کر دیا ہے۔

○ داجل میں کوچ سے ۹ مسافروں کو اغوا کر لیا گیا مزاحمت پر تین افراد کو ہلاک کر دیا گیا۔ مسلح افراد نے صادق آباد سے راجن پور آنے والی ویگن کو کلاشنکوف کا برسٹ مار کر پنکچر کر دیا تھا۔ واقعہ کی اطلاع ملنے پر شدید خوف و ہراس پھیل گیا۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ نئے چاند پر حکومت چلی جائے گی۔ لیکن وزیر اعظم بننے والوں میں جتوئی کا نام شامل نہیں انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم بننے کے لئے تو میں خود جتوئی سے زیادہ موزوں ہوں مسلسل آٹھ دس گھنٹے گاڑی چلا سکتا ہوں۔ الطاف حسین کو سوچنا چاہئے کہ ان کے ساتھ ہونے والے سمجھوتے پر نواز شریف کب تک قائم رہیں گے۔ سمجھوتہ کسی دوسرے ملک میں ہو تو وہ قابل عمل نہیں رہتا۔

○ مسٹر اکبر بگتی نے انکشاف کیا ہے کہ نواز شریف نے ان کو متفقہ وزیر اعظم بنانے کی پیشکش کی تھی۔ انہوں نے کہا ہم نے صدارتی انتخاب میں لغاری کی حمایت کر کے سنگین غلطی کی تھی۔ وزیر اعظم امریکہ جو لینے گئی تھیں وہ انہیں نہیں ملا۔

○ لاہور میں پھر سے فرقہ وارانہ فسادات شروع ہو گئے ہیں۔ ڈیفنس میں ایک امام مسجد کو قتل کر دیا گیا ہے ان کا تعلق سپاہ صحابہ سے تھا۔

○ وفاقی وزیر خوراک و زراعت مسٹر یوسف تالپور نے کہا ہے کہ ۹۰ فیصد کواپریٹو نادہندگان کا تعلق نواز شریف سے ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں قومی اسمبلی میں مکمل حقائق پیش کروں گا۔ جس سے کواپریٹو سوسائٹیوں کے ذریعے عوام کو لوٹنے والے سینکڑوں افراد بے نقاب ہو جائیں گے۔

○ آزاد کشمیر میں جماعت اسلامی کے جلسہ میں اسلحہ کی نمائش مارچ پاسٹ اور فائرنگ کی ڈیو فلم بنا لی گئی ہے۔ امریکہ مخالف سرگرمیوں کے الزام میں جماعت اسلامی کے خلاف آپریشن کرنے پر غور کیا جا رہا ہے۔

○ لاہور میں نشتر کالونی اور ملت کالونی میں ڈاکے کے نتیجے میں ایک عورت اور ڈینٹل سرجن ہلاک ہو گئے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ محنت کش مسلسل بے روزگار ہو رہے ہیں۔ حکومت کی نااہلی اور بدعنوانی سے پیدا ہونی والی بدامنی بے روزگاری اور مہنگائی نے عوام کو رزق حلال کما کر دو وقت کی روٹی سے بھی محروم کر دیا ہے۔

○ پختون خواہ ملی عوامی پارٹی کے چیئرمین مسٹر محمود خان اچکزئی نے کہا ہے کہ پختونستان قراردادوں کے ذریعے نہیں بلکہ بندوق کی نوک پر لیں گے۔ انہوں نے کہا کہ بجلی ہمارے صوبے سے پیدا ہوتی ہے ہمارے گھروں میں اندھیرا ہے جبکہ اسلام آباد لاہور اور کراچی روشن ہیں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے خصوصی عدالت میں پیشی کا حکم ہائی کورٹ میں چیلنج کر دیا ہے۔ مسٹر جسٹس تنویر احمد خان پر مشتمل خصوصی عدالت نے فوجداری ریفرنس میں فرد جرم عائد کرنے کے لئے سابق وزیر اعظم کو ۸۔ مئی کو طلب کر لیا تھا۔

○ مشی گن ملیشیا کے عہدیداروں پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ ٹوکیو میں گیس کے حملے کے جواب میں جاپان نے اوکلاہاما میں بم کا دھماکہ کرایا ہے۔ سی آئی اے کے ایجنٹوں کو پیچھے دیکر صدر کلنٹن کے دفتر میں وائر ٹیپ لگائے۔ جاپان کو بم دھماکے کا ملزم قرار دینے پر مشی گن ملیشیا کے دو عہدیدار مستعفی ہو گئے ہیں۔

○ پنجاب کابینہ نے نئے بلدیاتی قانون کا مسودہ منظور کر لیا ہے۔

○ منشیات کی سمگلنگ میں ملوث منور منج ایم این اے کے دوست کو صدر لغاری نے صاف جواب دے دیا ہے کہ میں کچھ نہیں کر سکتا۔

○ نجکاری کمیشن کے چیئرمین مسٹر نوید قمر نے کہا ہے کہ جب تک پیپلز پارٹی کی حکومت ہے بہاریوں کو پاکستان نہیں لایا جائے گا۔

○ بھارت امسال روس سے مگ ۲۹ حاصل کرنے کے علاوہ فرانسیسی میراج بھی خریدے گا۔

○ مسلم لیگی رہنماؤں نے الزام لگایا ہے کہ مسلم لیگیوں کو سازش کے تحت جیتی ہوئی نشستوں سے محروم کیا جا رہا ہے۔

○ بھارت کی مسلم تنظیموں نے مطالبہ کیا ہے کہ "ٹاڈا" ایکٹ فوری طور پر ختم کیا جائے۔ نرسیما راؤ نے قانون میں ترمیم کی جو بات کی ہے اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

نصرت جہاں اکیڈمی میں
(برائے طلباء و طالبات)
سپوکن انگلش کورس
(بوقت سہ پہر ½5 تا ½6 بجے)
اعتماد اور کامیابی سے پڑھیئے۔ مزید معلومات کے لئے ٹیلی فون 212421
(پروفیسر راجہ نصر اللہ خاں)

ضرورت ہے
ہومیوپیتھک سٹور پر سیلز مین کی ضرورت ہے۔ خواہش مند حضرات فوری رابطہ کریں۔
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
3-بلال مارکیٹ ربوہ فون 212399

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہمارا شعار
خدمت ٥ دیانت
مکانات۔ پلاٹ۔ دوکانات و دیگر سکنی اور زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
کیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون : 212379

COLIC REMEDY
پیٹ، گردہ اور ایام کے درد کیلئے بفضل خدا نہایت مفید
SLEEPLESSNESS TAB
نیند اور اعصابی تھکاوٹ کیلئے بے حد مفید
اب ربوہ کے میڈیکل سٹورز سے بھی دستیاب ہے
تیار کردہ : بھٹی ہومیو کلینک
رحمت بازار صبح ١٠ تا ½1 بجے
شام ½5 تا 9 بجے
دارالیمن وسطی صبح ½7 تا ½9 بجے